جنسی اور صنفی اقلیتوں کی صورتحال کو بہتر بنانے کے حوالے سے تجاویز

- ☆ حکومت اور خدمات مہیا کرنے والی تنظیمیں جنسی اور صنفی اقلیتوں کی زد پذیری کو تسلیم کریں اور ان سے متعلق فیصلہ سازی میں ان کی مشاورت کو یقینی بنائیں۔
- ☆ یہ یقینی بنایا جائے کہ صحت کی سہولیات میں جنسی اور صنفی اقلیتوں کو کسی قسم کی تفریق، حقارت اور نفرت آمیز رویے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔
- ☆ کرونا وائرس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی معاشی بدحالی کے اثرات کو خواجہ سراؤں کے تناظر میں سمجھا جائے اور ان کی معاشی حالت بہتر بنانے کے حوالے سے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔
- ☆ سیاسی اور سماجی رہنما اور فلاحی تنظیمیں جنسی اور صنفی اقلیتوں کے حقوق کے لئے آواز بلند کریں اور معاشرے میں ان کی برابری کی بنیاد پر شمولیت کو یقینی بنائیں۔
- ☆ صنفی اور جنسی تشدد کی روک تھام اور سہلیات فراہم کرنے والے سرکاری اور غیر سرکاری ادارے خواجہ سراؤں پر ہونے والے تشدد کے حوالے سے اقدامات کریں۔
- ☆ خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے قانون 2018 پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور اسکے نفاذ کیلئے مطلوبہ مالی وسائل مہیا کئے جائیں۔

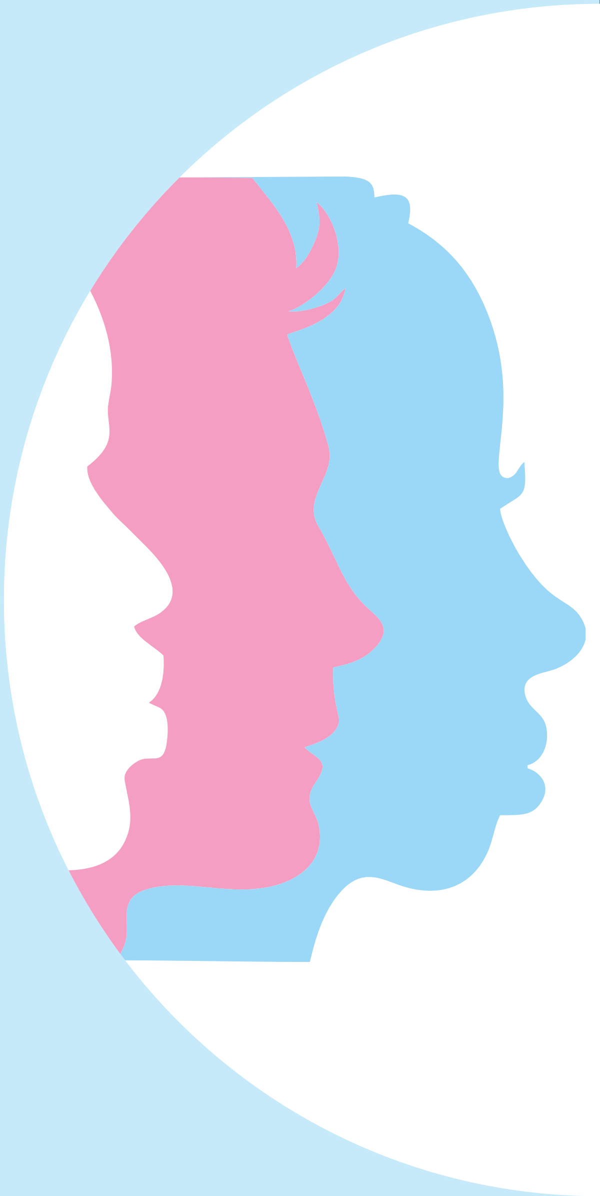

دست برداری:

یہ کتابچہ صنفی اور جنسی اقلیتی افراد کے کرونا وائرس کے دوران بڑھتے ہوئے مسائل سے آگاہی پیدا کرنے کی غرض سے ترتیب دیا گیا ہے۔
یہ چند ایک اہم مسائل کی نشاندہی کرتا ہے اور ان تک محدود نہیں۔ خواجہ سرا کمیونٹی، بلیو وینز اور ینگ اُمنگ کا اس کتابچے میں دی گئی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

خواجہ سرا افراد پاکستان کے برابر شہری ہیں اور آئین پاکستان تمام شہریوں کے حقوق کی بلاتفریق ضمانت دیتا ہے۔2018 میں خواجہ سراؤں کے حقوق کے حوالے سے خصوصی قانون سازی کی گئی جس میں انہیں طبی و ذہنی ڈاکٹری معائنہ کیے بغیر اپنی پسند کی صنف اختیار کرنے کا قانونی حق دیا گیا۔

کرونا وائرس کے حالیہ پھیلاؤ اور اس سے بچنے کیلئے کئے گئے اقدامات کے نتیجے میں جنسی اور صنفی اقلیتی برادری زد پذیر طبقات میں سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے۔خواجہ سرا افراد کو اپنی طرزِ زندگی اور کمزور مدافعتی نظام اور ان میں سے کچھ ایچ آئی وی/ایڈز لاحق ہونے اور باقاعدگی سے علاج نہ کروانے کی وجہ سے کرونا وائرس کا زیادہ خطرہ لاحق ہے۔ پاکستان بھر میں بے گھر افراد میں خواجہ سرا بھی شامل ہیں جن کو کوئی مدد میسر نہیں۔ چھوٹے اور تنگ گھروں میں رہنے کی وجہ سے خواجہ سراؤں کو سماجی فاصلہ برقرار رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، صحت اور صفائی کے نامناسب انتظامات کی وجہ سے کرونا وائرس سے متاثر ہونے کا خطرہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

کرونا وائرس اور خواجہ سراء افراد کے مسائل

فلاحی سرگرمیاں اور خواجہ سراؤں سے تفریق

کرونا وائرس کے پھیلاؤ کے دوران کی گئی بیشتر فلاحی سرگرمیوں میں خواجہ سراؤں سے تفریق برتی گئی اور وہ ان سرگرمیوں سے مستفید نہ ہو سکے۔

غربت میں اضافہ

معاشی سرگرمیاں رکنے کی وجہ سے خواجہ سراؤں کی غربت میں اضافہ ہوا، بیشتر خواجہ سرا مقروض ہوئے، گھروں کے کرائے ادا کرنے، راشن خریدنے، بجلی اور گیس کے بل ادا کرنے کے قابل نہیں رہے۔

خواجہ سراؤں کے حقوق کا قانون اور اطلاق

قریباً دو سال ہونے کے باوجود خواجہ سراؤں کے حقوق سے متعلقہ قانون پر عمل درآمد یقینی نہ ہو سکا اور نہ ہی اس کے لئے مطلوبہ وسائل فراہم کئے گئے۔

خواجہ سراؤں کے متعلق تربیت و آگاہی

بیشتر حکومتی اور غیر سرکاری ادارے خواجہ سراؤں کی صنفی شناخت، ان کے مسائل اور اس کے پسِ منظر سے پوری طرح آگاہ نہیں۔ ان کی تربیت اور ذہن سازی کے بغیر خواجہ سراؤں کی حالت کو بہتر بنانا ممکن نہیں۔

فیصلہ سازی میں عدم شمولیت

تمام تر دعووں کے باوجود خواجہ سراؤں کو ان سے متعلقہ فیصلوں میں شمولیت کا حق نہیں دیا گیا۔ فیصلہ سازی میں شمولیت کو یقینی بنائے بغیر بہتر پالیسیوں کا نفاذ ممکن نہیں۔

اگرچہ گزشتہ تین، چار سالوں میں خواجہ سراؤں کے حقوق کے حوالے سے کافی بہتری ہوئی ہے لیکن قدرتی آفات، وباؤں اور ایمرجنسی کی صورت میں خواجہ سراؤں اور ان کی منفرد ضروریات کو مدِ نظر نہیں رکھا جاتا۔ حتیٰ کہ قدرتی آفات اور وباؤں کی صورت سے نمٹنے والی پالیسیوں میں خواجہ سراؤں کا نام تک شامل نہیں۔

YOUNG اُمنگ
STRIVING FOR YOUTH RIGHTS

BLUE VEINS
AWARENESS. ACTION. ADVOCACY

کرونا وائرس اور
جنسی و صنفی اقلیتوں کے مسائل

خواجہ سرا افراد کی صنفی شناخت کی وجہ سے انہیں بلا تفریق وخوف صحت تک رسائی میں مشکلات پیش آتی ہیں جس کی وجہ سے خواجہ سرا کرونا وائرس کا ٹیسٹ کروانے اور علاج کروانے سے گریزاں رہتے ہیں۔

کرونا وائرس کی روک تھام کی وجہ سے خواجہ سراؤں کی عمومی صحت کو بہتر بنانے کے اقدامات عدم توجہی کا شکار ہوئے۔

لاک ڈاؤن کی وجہ سے خواجہ سراؤں پر گھریلو تشدد اور بدسلوکی کے واقعات میں اضافے کی وجہ سے ذہنی دباؤ اور ڈپریشن جیسے مسائل مزید سنگین ہوئے۔

بیشتر خواجہ سرا ناچ گانے، بھیک مانگنے اور چھوٹے موٹے کام کر کے زندگی بسر کرتے ہیں، لاک ڈاؤن اور سماجی فاصلے قائم رکھنے کی وجہ سے خواجہ سراؤں کی بڑی تعداد بے روزگار اور مزید غربت کا شکار بنی۔

خواجہ سراؤں کے خلاف نفرت انگیز اور امتیازی سلوک کے واقعات میں اضافہ دیکھا گیا۔